منقولی(Moveable)چیز کو قبضے سے پہلے بیچنا گناہ ہے

ریفرنس نمبر:IEC-0071 تاریخ:20-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی منقولی چیز کو قبضہ سے پہلے بیچ دیا تو کیا ایسا کرنے پر گناہ ملے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

منقولی چیز کو خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیچنا بیع فاسد اور ناجائز و گناہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ البتہ غیر منقولی چیز جس کے ہلاک و تلف ہونے کا خوف نہ ہو، اسے خریدار قبضہ کرنے سے پہلے بھی کسی اور کو فروخت کر سکتا ہے، اس میں شرعاً حرج نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه، قال ابن عباس وأحسب كل شيء بمنزلة الطعام" یعنی: جس نے کھانا خریدا تو اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ ہر چیز کا حکم کھانے کی طرح ہے۔

(صحیح مسلم، جلد3، صفحہ1160، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "مرأۃ المناجیح" میں لکھتے ہیں: "اس حدیث سے آج کل کے بیوپاری عبرت پکڑیں کہ کپڑے کا جہاز ولایت سے چلتا ہے، ابھی کراچی بندر گاہ پر نہیں پہنچ پاتا کہ کئی جگہ اس کی فروخت نفع سے ہو چکتی ہے، بعد میں پھر ان کے دیوالیے ہوتے ہیں۔۔۔ بغیر قبضہ کی کوئی چیز کی تجارت ہر گز نہ کرنی چاہیے کہ یہ شرعاً گناہ بھی ہے اور سخت نقصان کا باعث بھی۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد04، صفحہ267، نعیمی کتب خانہ، ملتقطا)

منقولی اور غیر منقولی چیز کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے سے متعلق ہدایہ میں ہے: ”من اشتري شيئا مما ينقل ويحول لم يجز له بيعه حتى يقبضه؛ لأنه - عليه السلام - نهى عن بيع ما لم يقبض؛ لأن فيه غرر انفساخ العقد على اعتبار الهلاك، ويجوز بيع العقار قبل القبض عند أبي حنيفة وأبي يوسف ... لهما أن ركن البيع صدر من أهله في محله، ولا غرر فيه؛ لأن الهلاك في العقار نادر بخلاف المنقول، والغرر المنهي عنه غرر انفساخ العقد، والحديث معلول به، عملا بدلائل الجواز“ یعنی: جس نے کوئی ایسی چیز خریدی جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہو تو اس کو قبضہ کرلینے سے پہلے آگے فروخت کرنا، جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہاں اس چیز کے ہلاک ہونے کی صورت میں فسخ عقد کا غرر موجود ہے۔ البتہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک غیر منقولی چیز کو قبضہ کرنے سے پہلے بھی فروخت کرنا، جائز ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ بیع کا رکن اپنے اہل سے اپنے محل میں صادر ہوا ہے اور یہاں کوئی غرر بھی موجود نہیں کیونکہ غیر منقولی چیز میں ہلاک ہو جانا، نادر ہے بخلاف منقولی چیز کے، اور جس غرر سے منع کیا گیا وہ فسخ عقد کا غرر ہے اور جواز کے دلائل کی بنا پر حدیث بھی اسی علت سے معلول ہے۔

(ہدایہ، جلد 3، صفحہ 59، مطبوعہ بیروت)

بیع فاسد کے گناہ ہونے اور اسے فسخ کرنے سے متعلق درمختار میں ہے: ”يجب (على كل واحد منهما فسخه قبل القبض) ... (أو بعده ما دام) المبيع بحاله۔ جوهرة (في يد المشتري إعداما للفساد) لانه معصية فيجب رفعها۔ بحر“ یعنی: بیع فاسد کو بائع و مشتری میں سے ہر ایک پر فسخ کرنا واجب ہے، چاہے مبیع پر قبضہ سے پہلے ہو یا بعد، جب تک مبیع مشتری کے قبضے میں اور اپنے حال پر قائم ہے اور یہ فسخ فساد کو ختم کرنے کے لئے ہے کیونکہ یہ معصیت ہے۔ لہٰذا اس کا رفع واجب ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد 5، صفحہ 91 مطبوعہ بیروت)

غیر منقولہ چیز کو قبضہ کرنے سے پہلے کسی اور کو بیچنے کا حکم بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ”فتاوی رضویہ“ میں لکھتے ہیں: ”جائداد غیر منقولہ لے کر پیش از قبضہ غیر بائع کے ہاتھ بیع کر دی تو جائز ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ594، رضا فاونڈیشن، لاہور)

اسی طرح صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "بہار شریعت" میں لکھتے ہیں: "جائداد غیر منقولہ خریدی ہے اُس کو قبضہ کرنے سے پیشتر بیع کرنا، جائز ہے کیونکہ اس کا ہلاک ہونا بہت نادر ہے اور اگر وہ ایسی ہو جس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو جب تک قبضہ نہ کرلے بیع نہیں کرسکتا مثلاً بالاخانہ یادریا کے کنارہ کا مکان اور زمین یا وہ زمین جس پر ریتا چڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ747، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

منقولی چیزوں کو قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیچنے کا حکم بیان کرتے ہوئے مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وقار الفتاویٰ میں لکھتے ہیں: "بہر صورت قبضے سے پہلے منقولات کو فروخت کرنا بیع فاسد ہے۔ اور بیع فاسد کرنے والا گناہگار ہے۔"

(وقار الفتاوی، جلد03، صفحہ266، مطبوعہ بزم وقار الدین)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

03ربیع الاول1444ھ/20ستمبر2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com